سوال

میں ایک نیک وصالح اور دین کا التزام کرنے والے شخص سے شادی شدہ ہوں، اس نے اپنے خاندان والوں سے خفیہ طور پر میرے ساتھ شادی کی کیونکہ وہ پہلے بھی شادی شدہ تھا، اس کی رغبت کا احترام کرتے ہوئے میں نے بہت سارے حقوق ختم کر دیے تاکہ یہ راز قائم رہے، اس طرح میں اس سے رابطہ کرنے میں مشکل سے دوچار رہنے لگی، میری شادی کو ایک برس ہوچکا ہے لیکن اس عرصے میں اسے میں نے صرف چوبیس دن دیکھا ہے اور بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس کی بیویوں اور خاندان والوں کو بتا دوں ہوسکتا ہے وہ میرے ساتھ نرمی ورحمدلی کا سلوک کرتے ہوئے میرا تعاون کریں، لیکن اچانک مشکل اور بڑھ گئی کیونکہ میں چھ ماہ کی حاملہ ہوں اس حالت میں خاوند نے مجھے موبائل میسج کرکے طلاق دے دی مجھے حق سننے والا کوئی نہیں ملا لیکن اس سے بھی بڑھ کر ظلم یہ کہ میرا خاوند حمل گرانے کا مطالبہ کر رہا ہے !اس سلسلہ میں شریعت کیا کہتی ہے ؟ میں تو ضائع اور تباہ ہوگئی ہوں کیونکہ میرا نکاح سرکاری طور پر رجسٹر نہیں ہوا، بلکہ صرف شرعی طور پر والد صاحب اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہوا تھا، اب میں تو یہی کہتی ہوں کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے، میں نے اس کے خاندان والوں کو بتا کر کوئی برائی نہیں کی، کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ سمجھتے ہیں، لیکن معاملہ اس کے برعکس اور الٹ ہوگیا، اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

آپ کے والد نے سرکاری طور پر نکاح رجسٹر نہ کرا کر بہت بڑی غلطی کی ہے کہ اس نے عرفی نکاح کر دیا، ہم کئی بار بیان کرچکے ہیں کہ یہ عرفی نکاح اگرچہ نظریاتی ناحیہ سے شرعی ہے، لیکن نکاح سرکاری طور پر رجسٹر نہ کرانے میں بہت سارے نقصانات اور عظیم خرابیاں پائی جاتی ہیں جن میں سے اہم یہ ہیں :

رسمی طور پر کاغذات میں بچے کی نسبت والد کی طرف کرنا مشکل ہوتا ہے، اور اسی طرح عورت کے مالی حقوق بھی محفوظ نہیں رہتے مثلا مہر اور وراثت وغیرہ یہ ایسے امور ہیں جو کسی عقلمند کے لیے مخفی نہیں

دوم :

طلاق دینے والا جس سے بھی طلاق کی تعبیر کرسکتا ہو اس سے طلاق واقع ہوجاتی ہے چاہے وہ کلام ہو یا لکھ کر یا پھر اگر وہ گونگا ہے تو اشارہ کے ساتھ، اور خاوند کے موبائل سے کیا گیا طلاق کا میسج جس میں بیوی کو طلاق دی گئی ہو سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ یہ ثابت ہوجائے کہ میسج کرنے والا خود خاوند ہے، اور اس نے بغیر کسی جبر واکراہ کے یہ میسج کیا ہو

سوم :

اکثر اور عام لوگ یہ خیال اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ حاملہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن ان کا یہ گمان وخیال غلط اور باطل ہے، بلکہ حاملہ عورت کی طلاق شرعی ہے اور یہ سنت کے مطابق ہے

اس بنا پر آپ کا خاوند اقرار کرچکا ہے کہ اس نے ہی یہ میسج کیا تھا اور اس میں جو کچھ تھا اسے اس کا علم ہے اور اس کے معانی کا مقصد یہی تھا تو آپ کو طلاق ہو چکی ہے اور یہ ایک

طلاق شمار ہوگی

اوراب آپ طلاق کی عدت میں ہیں حتیٰ کہ حمل وضع ہوجائے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق (4).

اوریہ عدت مطلقہ عورت اورجس کا خاوند فوت ہوجائے دونوں کوشامل ہوگی

اس طلاق کے نتیجہ میں یہ مرتب ہوتا ہے کہ : آپ خاوند کے گھر میں رہیں اوراپنے اختیار سے وہاں سے مت نکلیں ، اوراسی طرح خاوند کےلیے بھی حلال نہیں کہ وہ آپ کواس گھر سے نکالے ؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو توان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو ، اور عدت کا حساب رکھو ، اوراللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو ، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو ، اور نہ ہی وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے وہ کھلی برائی کر بیٹھیں ، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناًاپنے اوپر ظلم کیا ، تم نہیں جانتے کہ شائد اس کے بعد اللہ تعالی کوئی نئی بات پیدا کردے الطلاق (1).

اوردوران حمل آپ کا خاوند آپ کواپنی عصمت میں واپس لینا کا زیادہ حقدار ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں بیان ہوا ہے :

اوران کے خاوند اس میں انہیں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں جب وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں البقرۃ (228).

چہارم :

رہا آپ کے خاوند کا آپ سے اسقاط حمل کا مطالبہ کرنا اورآپ کا حمل چھ ماہ کا ہوچکا ہے تو یہ مطالبہ برائی ہے اوراسے اس کا کوئی حق حاصل نہیں ، اورآپ کےلیے اس کے ارادہ اور مطالبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنا حمل ساقط کروانا حلال نہیں ، کیونکہ یہ ایک جان کوناحق اور بے گناہ قتل کرنا ہے

ایسا کرنے میں گناہ اوردیت ہے جوکہ دین جنین کہلاتی ہے اوروہ ایک غلام یا لونڈی کی قیمت کی ادائیگی ہے جو یہ علماء مقرر کرینگے جوبچے کی ماں کی دیت کا عشر ہوگا ، اورکفارہ بھی ہے جو دوماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہونگے ، اورآپ اورآپ کا خاوند دونوں ہی دیت اورگناہ میں شریک ہیں ، اورتم دونوں پر دو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہونگے ،

چنانچہ آپ اسقاط حمل سے گریز کریں ، اور کوئی ایسا فعل سرانجام دینے میں اللہ سے ڈریں جو آپ کےلیے شرعاً حلال نہیں ہے ، اورآپ خاوند کو بھی اللہ کا خوف دلائیں اوریہ علم میں رکھیں کہ اس مسئلہ میں آپ کےلیے خاوند کی اطاعت کرنا جائز نہیں ہے ؛ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے وہ ایک معصیت ونافرمانی ہے ، اوراللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت نہیں ہوسکتی

آپ اپنے والد یا علق ودانش وحکمت رکھنے والے جس شخص کو پسند کرتی ہوں اپنے اورخاوند کے مابین واسطہ بنائیں تا کہ وہ آپ کووقت گزرنے سے قبل اپنی عصمت میں واپس لے لے ، اورجب ایسا ہوجائے تو آپ (اورآپ کا والد بھی) سرکاری طور پر نکاح رجسٹر کرانے کی کوشش کریں چاہے اس میں مشقت اٹھانی پڑے اور مشکل بھی پیش آتی ہو

اوراگروہ انکار کرے اور آپ کو طلاق دینے پر ہی مصر ہو تو پھر آپ اس آزمائش پر صبر کریں اوراپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردیں ، اورنا امید مت ہوں ، ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس بچے میں خیر رکھی ہو ، اورآپ کواس خاوند سے بھی کوئی بہتر خاوند مل جائے

اورپھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگروہ دونوں علیحدہ ہوجائیں تواللہ تعالی ہر ایک کواپنی وسعت سے غنی کردیگا، اوراللہ بڑی وسعت والااور حکمت والا ہے النساء (130) .

واللہ اعلم .